باب نمبر 4

اخلاق و آداب

(الف) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے معنٰی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن وسنت کی روشنی میں اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں اور تحقیر انسانیت کی مروجہ صورتوں سے اجتناب کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، خطبہ حجۃ الوداع، سیرتِ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- عملی زندگی میں اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے معاشرتی فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی سے اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی مثالوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے انھیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔
- عملی زندگی کے معاملات میں اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے کاموں میں شمولیت اختیار کر کے معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکیں۔

سوال 1: اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت معاشرتی فلاح و بہبود کی ضمن میں وضاحت کریں۔

جواب: اجتماعی خیر خواہی کا معنٰی و مفہوم

"اجتماعی خیر خواہی" دو الفاظ پر مشتمل ہے: "اجتماعی" کا مطلب ہے "پورے معاشرے یا جماعت سے متعلق" اور "خیر خواہی" کا مطلب ہے "بھلائی چاہنا، خیر کا جذبہ رکھنا"۔ اس طرح "اجتماعی خیر خواہی" سے مراد ہے کہ انسان صرف اپنی نہیں بلکہ معاشرے کے ہر فرد کی بہتری، فلاح اور اصلاح کا خواہش مند ہو۔

اسلام ایسا مکمل دین ہے جو صرف فرد کی نہیں بلکہ پورے معاشرے کی بھلائی چاہتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"الدِّينُ النَّصِيحَةُ" "دین خیر خواہی کا نام ہے" (صحیح مسلم: 55)۔

اجتماعی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کریں، بھوکوں کو کھانا کھلائیں، بیماروں کی عیادت کریں، اور ہر ممکن مدد کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (سورۃ المائدہ: 2)۔

ترجمہ: "اور نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پوری زندگی خدمتِ خلق اور معاشرتی خیر خواہی سے بھری ہوئی ہے۔ آپ نے ہمیشہ انسانوں کو بھلائی، عدل، اور محبت کا درس دیا۔ آج کے دور میں ہمیں اپنے معاشرے کے لیے مفید بننے کی کوشش کرنی چاہیے، تا کہ ہم ایک بہتر، ہمدرد اور با اخلاق امت بن سکیں۔

stepacademyofficial.com

احترام انسانیت کا معنیٰ و مفہوم:

احترام انسانیت سے مراد ہر انسان کی عزت و وقار کا خیال رکھنا ہے، چاہے وہ کسی بھی قوم، مذہب، رنگ یا زبان سے تعلق رکھتا ہو۔ اسلام نے انسان کی حرمت کو بہت بلند مقام دیا ہے اور فرمایا کہ تمام انسان برابر اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا﴾ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: "اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ لَّمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ"

جو لوگ دوسروں پر رحم نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم نہیں کرتا (صحیح بخاری: 7376)۔

اجتماعی خیر خواہی کی فضیلت و اہمیت:

اسلام میں اجتماعی خیر خواہی کو بہت فضیلت اور اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ معاشرے کی بنیاد ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کی مدد اور بھلائی کے لیے کوشاں ہوتے ہیں تو معاشرہ مضبوط، پر امن اور خوشحال بنتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (سورۃ المائدہ: 2)۔

ترجمہ: "اور نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تعاون اور خیر خواہی دین کی روح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" "دین سراسر خیر خواہی ہے" (صحیح مسلم، حدیث: 55)۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی اصل روح خیر خواہی ہے، جو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے لازم ہے۔ اجتماعی خیر خواہی سے انسان میں دوسروں کی مدد، ہمدردی اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو معاشرتی ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے۔ یہ فضیلت انسانوں کو ظلم اور ناانصافی سے روکنے میں مدد دیتی ہے اور مظلوم کی حمایت کا درس دیتی ہے۔

اجتماعی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے معاشرے کے مسائل میں حصہ ڈالیں اور ہر ممکن مدد کریں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

(صحیح مسلم: 2699)

ترجمہ: "جو کسی مومن کی دنیا کی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور فرمائے گا"۔

یہ آیات اور احادیث ہمیں سکھاتی ہیں کہ اجتماعی خیر خواہی سے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا، اجتماعی خیر خواہی ہر مسلمان کا فرض ہے تاکہ ہمارا معاشرہ محبت، بھائی چارہ، امن اور خوشحالی کا گہوارہ بنے۔

احترام انسانی کی فضیلت و اہمیت:

اسلام میں احترام انسانیت کو بے حد عظیم مقام حاصل ہے کیونکہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کی حرمت بہت مقدس ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

stepacademyofficial.com

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ (سورۃ الاسراء: 70)

ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے آدم (علیہ السّلام) کی اولاد کو عزّت بخشی"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ہر انسان کا وقار اللہ کی جانب سے دیا گیا ایک عظیم تحفہ ہے جس کی حفاظت ہر فرد پر لازم ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"مَن لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ" (صحیح بخاری، حدیث: 7376)

ترجمہ: "جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا"۔

احترامِ انسانیت کا مطلب ہے کہ ہم ہر شخص کی عزت کریں، اس کے حقوق کا خیال رکھیں اور کسی قسم کے تعصب یا نفرت سے پرہیز کریں۔ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ انسانوں کے ساتھ برابری اور عدل سے پیش آئیں چاہے ان کا مذہب، رنگ، یا نسل کچھ بھی ہو۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی انسانی میں اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہمیشہ اپنی امت کو بھائی چارے، محبت اور عدل و انصاف کا درس دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"۔ (صحیح بخاری: 6018) "مومن آپس میں بھائی ہیں"

بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی میں ہم نے دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی کی تذلیل یا حق تلفی نہیں کی، چاہے وہ دشمن ہو یا دوست۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے معافی اور رحم دلی کا مظاہرہ کیا، یہ احترامِ انسانیت کی اعلیٰ مثال ہے۔ نبیکریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یتیموں، مسکینوں، اور محتاجوں کی مدد کو عبادت قرار دیا اور اپنے صحابہ کو بھی یہی نصیحت فرمائی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه" (صحیح بخاری: 13)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اور انہیں حق کے راستے کی دعوت دی، یہ انسانی وقار کا تحفظ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عورتوں کے حقوق کا بھی خاص خیال رکھا، ان کی عزت اور وقار کی حفاظت کی، جو انسانی حقوق کی بنیاد ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"خير الناس أنفعهم للناس" (مسند احمد: 22844)

"بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوں"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ حقیقی ایمان دوسروں کے لیے بھلائی اور محبت کا جذبہ ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہر انسان چاہے جتنا بھی کمزور یا مظلوم ہو، اس کا احترام اور حق بحال کرنا ہمارا فرض ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی اخلاقی اصول نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے جدوجہد فرمائی اور لوگوں کو امن اور محبت کا درس دیا۔ سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں ہمیں دکھایا گیا ہے کہ برابری، انصاف اور محبت ہی سے انسانی معاشرے کی ترقی ممکن ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی تعلیمات سے دنیا کو محبت، احترام اور بھائی چارے کا درس دیا، جو آج بھی انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی میں ہر انسان کی عزت کا خیال رکھا گیا، اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے ہر ممکن کوشش کی

stepacademyofficial.com

گئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہو، اور یہی حقیقی خیر خواہی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت سے ہمیں سیکھنا چاہیے کہ انسانی حقوق کی حفاظت، محبت اور خدمت سب سے بڑی عبادت ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی آج بھی ہمارے لیے نمونہ ہے کہ کیسے معاشرے میں بھائی چارہ اور انسانی وقار کو قائم رکھا جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ انسانی خدمت، عزت و احترام اور اجتماعی خیر خواہی ہی دینِ اسلام کا حقیقی حسن ہے۔

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثالیں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کی روشن مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصاف اور برابری کا ایسا نظام قائم کیا کہ ہر شخص کو اس کا حق ملتا، خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ ان کے دورِ خلافت میں عوام کی عزت اور حقوق کی حفاظت کو سب سے بلند مقام دیا گیا، جو احترام انسانیت کی بہترین مثال ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دولت کو عام فلاحی کاموں میں صرف کیا، خاص کر قرآن مجید کی طباعت اور ضرورت مندوں کی مدد میں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی حکمرانی میں ظلم و زیادتی کو روکنے اور عوام کے حقوق کی حفاظت پر خاص زور دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کبھی نسل، رنگ، یا قبیلے کی بنیاد پر امتیاز نہیں کیا، بلکہ سب کو بھائیوں کی طرح عزت دی۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دولت سے محتاجوں اور مسکینوں کی مدد کی، اور مسلمانوں کے درمیان محبت و بھائی چارے کو فروغ دیا۔ ان حضرات کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت دین کی بنیادی تعلیمات ہیں۔

سوال 2: تحقیر انسانیت کا مفہوم اور اس کی مروجہ صورتیں تحریر کریں۔

جواب: تحقیرِ انسانیت کا مفہوم:

تحقیر انسانیت سے مراد ہے کسی انسان کو اس کی شکل، رنگ، نسل، زبان، طبقے، مالی حیثیت یا جسمانی حالت کی بنیاد پر کمتر سمجھنا یا اس کا مذاق اڑانا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ رویہ نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ سخت گناہ بھی ہے۔

تحقیرِ انسانیت کی مروجہ صورتیں:

تحقیر انسانیت کا مطلب ہے انسان کی عزت و وقار کو ٹھیس پہنچانا یا اس کے حقوق کی پامالی کرنا۔ آج کے معاشرے میں تحقیر انسانیت کی مختلف صورتیں عام ہیں جن سے انسانیت کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

پہلی اور عام صورت: نسل، رنگ، مذہب یا قوم کی بنیاد پر تفریق اور تعصب جو معاشرتی انتشار اور نفرت کو بڑھاتا ہے۔

دوسری صورت: معاشرتی برابری کے حق کی خلاف ورزی ہے، جیسے خواتین، بچوں اور اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی اور ظلم۔

تیسری صورت: غربت اور اقتصادی ناانصافی ہے، جہاں بہت سے لوگ بنیادی ضروریات سے محروم رہتے ہیں اور ان کی عزت پامال ہوتی ہے۔

چوتھی صورت: زبان اور گفتگو میں توہین آمیز الفاظ کا استعمال ہے جو انسانی وقار کو مجروح کرتا ہے۔

پانچویں صورت: لوگوں کی ذاتی آزادی اور حقوق کو محدود کرنا ہے، جیسے اظہار رائے پر پابندی یا کسی کے مذہبی عقائد کی توہین۔

چھٹی صورت: نفسیاتی اور جسمانی تشدد ہے، جو انسان کی عزت نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کی شخصیت کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

stepacademyofficial.com

ساتویں صورت: انسان کو کمتر سمجھ کر اس کے حقوق سے محروم کرنا، جیسے تعلیمی اور صحت کی سہولیات سے محروم رکھنا۔
آٹھویں صورت: فرقہ واریت، انتہاپسندی اور دہشت گردی ہے جو معاشرتی سلامتی اور انسانیت کی حرمت کو تباہ کرتی ہے۔

سوال 3: اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لیں۔

جواب: **خیر خواہی اور احترام انسانیت کے فوائد و ثمرات:**

اسلامی معاشرت کا حسن یہ ہے کہ وہ صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ انسانی تعلقات، اجتماعی بھلائی، اور اخلاقی رویوں کی تربیت بھی فراہم کرتی ہے۔ خیر خواہی اور احترام انسانیت وہ خوبیاں ہیں جو اگر فرد اور معاشرے کا مزاج بن جائیں، تو پورا سماج رحمت، سکون اور انصاف کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

1۔ **معاشرتی امن و محبت کا فروغ:**

خیر خواہی اور احترام انسانیت سے معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور نفرت و تعصب کم ہوتا ہے۔ یہ رویہ امن قائم کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

2۔ **باہمی اعتماد اور تعاون:**

احترام انسانیت سے افراد کے درمیان اعتماد پیدا ہوتا ہے جو تعاون اور اجتماعی ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔ ایسے معاشرے میں ہر فرد اپنی ذمہ داریاں بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

3۔ **بھائی چارے، محبت اور یکجہتی کو فروغ ملتا ہے:**

جب لوگ ایک دوسرے کی خیر چاہتے ہیں تو معاشرے میں محبت اور اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے۔ نفرتیں ختم ہوتی ہیں اور دل قریب آتے ہیں۔

4۔ **فرد کی عزت و مقام میں اضافہ:**

جو شخص دوسروں کی خیر خواہی کرتا ہے، اس کی عزت اور وقار معاشرے میں بڑھ جاتا ہے۔ لوگ اس کو عزت دیتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں۔

5۔ **برداشت کا مزاج پروان چڑھتا ہے**

احترام انسانیت سکھاتا ہے کہ دوسروں کی رائے، عادات اور حالات کو سمجھا جائے اس سے عدم برداشت جیسی تباہ کن کیفیت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

6۔ **حقوق کی ادائیگی اور معاشی بہتری:**

جب انسانوں کی عزت کی جاتی ہے تو ان کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یتیم، مسکین، عورت اور مزدور سب کو ان کا حق ملتا ہے جس سے معاشی حالت بہتر ہوتی ہے۔

7۔ **تنازعات اور جھگڑوں میں کمی آتی ہے**

جب ہر فرد دوسرے کی عزت کرے اور خیر خواہی کا جذبہ رکھے تو عداوت، مقدمات اور فسادات کم ہو جاتے ہیں۔ وقت، توانائی اور مال کا ضیاع رک جاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

8۔ نفرت کا خاتمہ اور تعاون کا فروغ

خیر خواہی کی فضا بغض، حسد اور انتقام جیسے جذبات کی جگہ محبت، مدد اور تعاون کو جنم دیتی ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا آسان اور معمول بن جاتا ہے۔

9۔ اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ:

انسان کی خدمت اور دوسروں کی عزت کا خیال رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات بھی یہی درس دیتی ہیں۔

10۔ نفسیاتی مسائل میں کمی

احترام انسانیت سے ذہنی دباؤ، بے چینی اور تنہائی جیسی نفسیاتی مسائل کم ہوتے ہیں۔ لوگ خود کو محفوظ اور قبول شدہ محسوس کرتے ہیں۔

11۔ جان، مال، اور عزت محفوظ ہو جاتی ہے

جب احترام انسانیت معاشرتی اصول بن جائے تو ہر فرد کا جان، مال، گھر اور عزت محفوظ رہتا ہے۔ ایسے ماحول میں امن و سکون کا بول بالا ہوتا ہے۔ خیر خواہی اور احترام انسانیت انفرادی نیکی نہیں بلکہ اجتماعی برکت ہے۔ یہ معاشرے میں امن، رواداری، عدل اور فلاح کو فروغ دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے محبت، بھائی چارہ اور باہمی تعاون پروان چڑھتا ہے۔ ایسے معاشروں میں لوگ خود کو محفوظ، مطمئن اور باوقار محسوس کرتے ہیں

12۔ دنیا میں امن کی ضمانت:

خیر خواہی اور احترام انسانیت سے دنیا میں امن قائم رہتا ہے۔ یہ اصول تنازعات کو کم کرتے ہیں اور خوشحال معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) قرآن مجید میں مؤمنوں کو ایک دوسرے کا کہا گیا ہے:

(الف) دشمن (ب) خادم (ج) بھائی ✓ (د) حریف

(ii) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے زور دیا:

(الف) جنگ بندی پر (ب) سفارت کاری پر (ج) احترام انسانیت پر ✓ (د) تجارت کے فروغ پر

(iii) سب سے بہتر انسان وہ ہے جو:

(الف) تنقید کرے (ب) دوسروں کو نقصان پہنچائے

(ج) دوسروں کو فائدہ دے ✓ (د) صرف عبادت کرے

(iv) احترام انسانیت سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

(الف) نفرت پھیلتی ہے (ب) تعلقات خراب ہوتے ہیں

(ج) معاشرے میں دشمنی بڑھتی ہے (د) امن و محبت قائم ہوتا ہے ✓

stepacademyofficial.com

(v) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سب سے پہلے کس چیز کو محترم قرار دیا؟

(الف) مال　　(ب) عزت ✓　　(ج) جان　　(د) سب

(vi) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو:"

(الف) زیادہ مالدار ہو　　(ب) زیادہ علم رکھتا ہو

(ج) اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے ✓　　(د) سب پر حکم چلائے

(vii) اجتماعی خیر خواہی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(الف) خود غرضی میں اضافہ　　(ب) معاشرتی بگاڑ　　(ج) باہمی اعتماد ✓　　(د) بے حسی

(viii) سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں خیر خواہی کی مثال کیا ہے؟

(الف) مسجد میں قیام کرنا　　(ب) کثرت سے عبادت کرنا

(ج) ایک دوسرے کی مال و جان سے مدد کرنا ✓　　(د) جہاد کرنا

(ix) احترامِ انسانیت سے خاتمہ ہوتا ہے:

(الف) سخاوت کا　　(ب) تقویٰ کا　　(ج) تعصب کا ✓　　(د) صبر کا

(x) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے انسانی جان کو قرار دیا:

(الف) معمولی　　(ب) بے قیمت　　(ج) محترم ✓　　(د) قابلِ نظر انداز

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) اجتماعی خیر خواہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اجتماعی خیر خواہی سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے، قوم اور امت مسلمہ کے تمام افراد کی بھلائی اور فلاح کی کوشش کریں۔

(ii) قرآن مجید میں مؤمنوں کے باہمی تعلق کو کس لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ" یعنی "مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔

(iii) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے انسانیت کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ "کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سب برابر ہیں"۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بہترین مسلمان کی کیا نشانی بتائی؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

(v) احترامِ انسانیت سے معاشرے میں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: احترامِ انسانیت سے معاشرے میں امن، محبت، رواداری اور باہمی اعتماد پروان چڑھتا ہے۔

(vi) قرآن مجید میں جان، مال اور عزت کی حرمت کا ذکر کس مقام پر ہے؟

جواب: خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہے"۔

stepacademyofficial.com

(vii) سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خیر خواہی کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے طائف والوں کے ظلم کے باوجود ان کے لیے بد دعا نہ کی بلکہ ہدایت کی دعا کی، یہ اعلیٰ خیر خواہی کی مثال ہے۔

(viii) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت سے معاشرے میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: اس سے باہمی محبت، اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے جس سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے جو امن کا گہوارہ ہوتا ہے۔

(ix) اسلام میں سب سے محترم انسان کون ہے؟

جواب: قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: ''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ'' یعنی اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

(x) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہترین مسلمان کی کیا نشانی بتائی؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حدیثِ مبارک کی روشنی میں دین نام ہے:

(الف) صبر کا (ب) خیر خواہی کا ✓ (ج) مشقت کا (د) محنت کا

(ii) سورۃ النمل میں چیونٹیوں کے جذبے کو بیان کیا گیا ہے:

(الف) اتحاد (ب) مل جل کر رہنا (ج) خیر خواہی ✓ (د) محنت

(iii) سارے انسانوں کی عزّت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) احترامِ انسانیت ✓ (ب) کفایت شعاری (ج) میانہ روی (د) استقامت

(iv) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اس مسلمان کے خلاف قیامت کے دن غیر مسلم کے وکیل بنیں گے:

(الف) جس نے غیر مسلم پر ظلم کیا ✓ (ب) جس نے کنجوسی کا مظاہرہ کیا

(ج) جس نے غیر مسلم کو کھانا نہ کھلایا (د) جس نے غیر مسلم سے ٹیکس وصول کیا

(v) اجتماعی خیر خواہی سے معاشرے میں فروغ ملتا ہے:

(الف) بھائی چارے کو ✓ (ب) فضول خرچی کو (ج) میانہ روی کو (د) شجر کاری کو

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) اجتماعی خیر خواہی کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: دوسروں کے لیے نیک نیتی، بھلائی اور فائدہ چاہنا اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اجتماعی خیر خواہی کہلاتا ہے۔

(ii) احترامِ انسانیت کا مفہوم بیان کریں۔

stepacademyofficial.com

جواب: ہر انسان کو عزت دینا، اس کے مقام کا لحاظ رکھنا، اور ذات، نسل یا حیثیت کی بنیاد پر کسی کو کمتر نہ سمجھنا احترامِ انسانیت ہے۔

(iii) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے اجتماعی خیر خواہی کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے بعد بھی ایک نابینا بوڑھی عورت کی خدمت خود کرتے تھے اور اس کے لیے کھانا اور پانی مہیا کرتے تھے۔

(iv) تحقیرِ انسانیت کی مروّجہ صورتوں میں سے دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: 1۔ کسی کی شکل، رنگ یا نسل کا مذاق اُڑانا
2۔ دوسروں کو حقیر ناموں سے پکارنا یا طعنے دینا

(v) اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے دو فائدے تحریر کریں۔

جواب: 1۔ معاشرے میں بھائی چارہ اور محبت فروغ پاتی ہے۔ 2۔ ہر فرد کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

ھ اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن میں وضاحت کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

☆ طلبہ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں احترامِ انسانیت اور اجتماعی خیر خواہی کے چیدہ چیدہ نکات کی فہرست مرتب کریں۔

☆ طلبہ کو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ، سیرتِ اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں سے اجتماعی خیر خواہی کے چند ایسے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔

☆ روزمرہ زندگی میں ہم جن جن اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیں۔

☆ درج ذیل میں سے اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں سے آپ کن کن کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں، ان کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان کاموں کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

محلے / کمرا جماعت کی صفائی	شجر کاری مہم	ناداروں کی مدد	پارکوں کی صفائی	معذوروں کی امداد	ہسپتال میں عوام کی راہ نمائی

☆ اجتماعی خیر خواہی کے کاموں میں سے پانچ ایسی خوبیوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ خوبیاں کن کن کاموں سے پیدا ہوتی ہیں:

خوبیاں	احترامِ انسانیت	ایثار	حقوق العباد کی پاسداری	خدمتِ خلق	جانوروں کا خیال	رحم دلی	حسنِ اخلاق	سخاوت
اجتماعی خیر خواہی کے کام								

stepacademyofficial.com